



## سوال

نگے سر نماز

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ننگے سر نماز جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر پر ٹوپی رکھتے یا نہ رکھتے۔ اگر رکھتے تو نماز کے وقت سر سے اُتار کر زمین پر یا جیب میں رکھ کر ننگے سر نماز پڑھتے یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھتے۔؟ یتوا توجروا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سائل نے اپنی فشا کی تعیین نہیں کی۔ اگر اس کی فشا یہ ہے کہ ننگے سر نماز جائز ہے یا نہیں۔ تو اس کے جواز ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ احرام کی حالت میں سب حاجی ننگے سر نماز پڑھتے ہیں۔

بلوغ المرام باب شروط الصلوة میں ہے۔

«ولما من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یصلی أحدکم فی الثوب الواجد لیس علی عاتقہ منہ شیء»

”یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر کچھ نہ ہو۔“

دیکھئے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی ہے لیکن کندھے کا ڈھکنا ضروری بتلایا ہے۔ سر کا کہیں ذکر نہیں۔

## آل حضرت کا عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی ہے۔ جس کے پڑھنے کی صورت یہ تھی کہ کپڑے کی دونوں طرفین خلاف طور سے کندھے پر ڈال لیں۔ یعنی اس کی دائیں طرف بائیں کندھے پر اور بائیں طرف دائیں کندھے پر ڈال لیں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سر پر کچھ نہ کچھ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد



فعل کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول بھی ہے۔ بلوغ المرام میں ہے۔

«عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال (اذا کان الثوب واسعا فلتحف به یعنی فی الصلوٰۃ و فی المسلم فخالفت بین طرفیه فان کان ضیقاً فآثر به)» (متفق علیہ)

”یعنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کپڑا فراخ ہو تو اوڑھ لے۔ یعنی نماز میں اور مسلم کی روایت میں اوڑھنے کا طریق بتایا ہے کہ کپڑے کی دونوں طرفینِ خلاف طور پر کرے یعنی خلاف طور سے کندھے پر ڈال لے۔ اگر کپڑا تنگ ہو تو بند باندھ لے۔“

دیکھئے اس میں بھی کندھوں کا ذکر ہے۔ اگر سر کا ڈھکنا ضروری ہوتا تو کسی روایت میں اس کا ذکر بھی ہوتا۔

### ایک شبہ اور اس کا جواب

بعض کہتے ہیں ایک کپڑے میں نماز اس وقت تھی جب کپڑوں میں تنگی تھی۔ اس وقت جائز تھی لیکن ان کا یہ کہنا صحیح نہیں کیونکہ جابر رضی اللہ عنہ باوجود کپڑا ہونے کے ایک کپڑے میں نماز پڑھ کر یہ مسئلہ بتایا کہ اب بھی جائز ہے۔ بخاری صفحہ نمبر 51

### حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

کنز العمال میں ہے۔

«عن الحسن ان ابی بن کعب و عبد اللہ بن مسعود اختلفا فی الصلوٰۃ فی الثوب الواحد فقال ابی لابی اس بہ قد صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ذالک اذا کان الناس لا یجدون الثیاب وانا اذا وجدوا فالصلوٰۃ فی ثوبین فقام»

«عمر رضی اللہ عنہ علی المنبر فقال ما قال ابی ولم یال ابن مسعود (عب)»

(کنز العمال جلد نمبر 3 صفحہ 143)

”یعنی ابی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہوا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا نماز ایک کپڑے میں جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں پڑھی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اس وقت تھا جب کپڑوں میں تنگی تھی۔ جب کپڑے تھکے تو پھر دو ہی کپڑوں میں نماز پڑھنی چاہیے۔ ان دونوں میں فیصلہ کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فہر پر چڑھے اور فرمایا ابی رضی اللہ عنہ کا قول ٹھیک ہے۔ اور عبد اللہ بن مسعود نے کوئی کسی نہیں کی۔ (تحقیق میں)

پس جب ایک کپڑے میں نماز ثابت ہو گئی جس کے اوڑھنے کی صورت یہ ہے کہ دونوں طرفینِ خلاف طور سے کندھے پر ڈال لے تو تنگے سر نماز ثابت ہو گئی۔

نیز بخاری کے صفحہ 54 میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔

«صلیٰ رجلٌ فی ازارٍ وورداءٍ فی ازارٍ و قمیصٍ فی ازارٍ و قباءٍ فی سر اوہل و ردت فی سر اوہل و قمیص»

”یعنی انسان تہ بند اور چادر میں بھی نماز پڑھ سکتا ہے نیز تہ بند اور قمیص میں۔ تہ بند اور چوٹھ میں۔ پاجامہ اور چادر میں پاجامہ اور قمیص میں۔“

کنز العمال جلد 3 صفحہ 14 میں یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابن جبان مرفوع ذکر کی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان تہ بند اور چادر۔ تہ بند اور



فمیص، تہ بند اور چونغ، پاجامہ اور فمیص میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

اس سے بھی صاف معلوم ہوا کہ سر ڈھکننا ضروری نہیں۔ نیز ابھی گزرا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا فراخ ہونے کے وقت کندھے ڈھکنے کا حکم دیا ہے سر ڈھکنے کا حکم نہیں دیا اگر سر کا ڈھکننا ضروری ہوتا تو اس کا بھی حکم ہوتا۔ ہاں افضل ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فبر پر بڑے بڑے صحابہ کی موجودگی میں یہ فیصلہ کیا ہے۔

یہ یاد رہے کہ افضل کے مقابلہ میں جواز ہے اگر کوئی جواز پر عمل کرے تو اس پر طعن یا اعتراض نہیں ہو سکتا جیسا کہ رات کو تہجد پڑھنا افضل ہے لیکن اگر کوئی نہ پڑھے تو اس پر طعن یا اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔

«إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ فَاسْعُوا»

”یعنی جب اللہ تعالیٰ فراخی کرے تم بھی فراخی کرو۔“ (بخاری مع فتح الباری)

مشکوٰۃ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے قریب روایت ہے نیز عام حالت سلف کی یہی تھی کہ وہ پگڑی اور ٹوپوں کے ساتھ نماز پڑھتے اور اسی بنا پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے پر اعتراض ہوا۔ اور حسن بصریؒ کے قول سے بھی یہی ظاہر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الطہارت، ستر کا بیان، ج 2 ص 14